رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قادیان دار الامن والامان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۹ء

قرآن کا خدا

جاننا چاہیے کہ جس خدا کی طرف ہمیں قرآن شریف نے بلایا ہے اس کی اس نے یہ صفات لکھی ہیں۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر ۔ ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم ۔ علیٰ کل شیء قدیر ۔ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ اجیب دعوۃ الداع ۔ الحی القیوم ۔ قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد ۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔ یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں

یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہم آفتاب و ماہتاب و ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی

کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دیگا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے پھر فرمایا ھو الرحمن یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی کے عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور ماہتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ رحمن کہلاتا ہے اور پھر فرمایا کہ الرحیم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔

اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے اور پھر فرمایا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اس کا کوئی ایسا کار پرداز نہیں جسکو اُس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو وہی کارپرداز سب کچھ جزا سزا دیتا ہو یا آیندہ دینے والا ہو۔ اور پھر فرمایا کہ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اُس سے بحث شروع کردیں کہ تجھ میں ہم سے زیادت کیا ہے تو وہ کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اُس کی بادشاہت چل نہ سکتی کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دیکر واپس لیتا تو اسی صورۃ میں اُس کی خدائی میں فرق آتا اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک غدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں بات بات میں بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیرمادر سمجھ لیتے ہیں مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈالدیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہیئے پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بنکر خدائی کو ہی الوداع کہتا بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے پھر فرمایا اَلسَّلَامُ یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو پھر اس بدنمونہ کو دیکھکر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور اور مصیبتوں سے چھڑا دے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ باطل معبودوں کے بارہ میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ الجزو نمبر ۱۷ سورہ حج۔ جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب ملکر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کرسکیں اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں بلکہ اگر مکھی کوئی اُنکی چیز چھین کر لیجائے تو اُنھیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں اُن کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے نہ اسکو کوئی پکڑ سکے نہ مار سکے ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کا قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے کہ خدا کیسا ہونا چاہیئے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا ہے اور اُس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے اور فرمایا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا بھی پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا رحم میں تصویر کھینچنے والا تمام نیک نام جہاں تک خیال میں آسکیں سب اسی کے نام ہیں اور پھر فرمایا يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی آسمان کے لوگ بھی اُس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں اور پھر فرمایا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی خدا بڑا قادر ہے یہ پرستاروں کے لئے بڑی تسلی ہے کیونکہ خدا اگر عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں اور پھر فرمایا کہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی وہی خدا ہے جو تمام عالموں کو پرورش کرنے والا رحمن رحیم اور جزا کے دن کا آپ مالک ہے اس اختیار کو کسی کے ہاتھ میں نہیں دیا ہر ایک پکارنیوالے کی پکار کو سننے والا اور جواب دینے والا یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور پھر فرمایا اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارہ میں بھی دھڑکا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے

فوت نہ ہو جائے اور پھر فرمایا کہ وہ خدا اکیلا خدا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ کوئی اس کے برابر اور نہ کوئی اس کا ہم جنس۔

اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو صحیح طور پر ماننا اور اس میں زیادت یا کمی نہ کرنا یہ وہ عدل ہے جو انسان اپنے مالک حقیقی کے حق مین بجا لاتا ہے یہ تمام حصہ اخلاقی تعلیم کا ہے جو قرآن شریف کی تعلیم مین سے درج ہوا ہے اس مین اصول یہ ہے کہ خدا تعالے نے تمام اخلاق کو افراط اور تفریط سے بچایا ہے اور ہر ایک خلق کو اس حالت مین خلق کے نام سے موسوم کیا ہے کہ جب اپنے واقعی اور واجب حد سے کم و بیش نہ ہو یہ تو ظاہر ہے کہ نیکی حقیقی وہی چیز ہے جو دو حدون کے وسط مین ہوتی ہے یعنی زیادتی اور کمی یا افراط اور تفریط کے درمیان ہوتی ہے ہر ایک عادت جو وسط کی طرف کھینچے اور وسط پر قائم کرے وہی خلق فاضل کو پیدا کرتی ہے محل اور موقعہ کا پہچاننا اک وسط ہے۔ مثلاً اگر زمیندار اپنا تخم وقت سے پہلے بووے یا وقت کے بعد دونون صورتون مین وہ وسط کو چھوڑتا ہے نیکی اور حق اور حکمت سب وسط مین ہے اور وسط موقعہ بینی مین یا یون سمجھو کہ حق وہ چیز ہے کہ ہمیشہ دو مقابل باطلون کے وسط مین ہوتا ہے اور اس مین کچھ شک نہیں کہ عین موقعہ کا التزام ہمیشہ انسان کو وسط مین رکھتا ہے اور خدا شناسی کے بارہ مین وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے مین نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جُھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزون کا مشابہ قرار دے یہی طریق قرآن نے صفات باری تعالے مین اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا سنتا بولتا جانتا کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے کہ لیس

کمثلہ شیء فلا تضربوا للہ الامثال

یعنی خدا کی ذات اور صفات مین کوئی اسکا شریک نہین اس کے لئے مخلوق سے مثالین مت دو سو خدا کی ذات کو تشبیہ اور تنزیہ کے بین بین رکھنا یہی وسط ہے غرض اسلام کی تعلیم تمام میانہ روی کی تعلیم ہے سورۃ الفاتحہ بھی میانہ روی کی ہدایت فرمائی ہے کیونکہ فرماتا ہے غیر

المغضوب علیہم ولا الضالین

مغضوب علیہم سے وہ لوگ مراد ہین جو خدا تعالے کے مقابل پر قوت غضبی کو استعمال کر کے قوائے سبعیہ کی پیروی کرتے ہین اور ضالین سے وہ مراد ہین جو قوائے بہیمیہ کی پیروی کرتے ہین اور میانہ طریق وہ ہے جو انعمت علیہم سے یاد فرمایا ہے۔

غرض اس مبارک امت کے لئے قرآن شریف مین وسط کی ہدایت ہے توریت مین خدا تعالے نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل مین عفو اور درگذر پر زور دیا تھا اور اس امت کو موقع شناسی اور وسط کی تعلیم ملی چنانچہ اللہ فرماتا ہے

وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا

یعنی ہم نے تمکو وسط پر عمل کرنیوالی امت بنایا ہے اور وسط کی تعلیم تمہین دی سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہین

خیر الامور اوسطھا

حضرت امام الزمانؑ

حضرت مہدی مسعود و مسیح موعود کی نسبت حضرت میان کوٹھہ والے صاحب کی گواہی

حضرت کوٹھے والے صاحب سے پنجاب کے بہت تھوڑے لوگ ناواقف ہین۔ حضرت مغفور و مبرور کی کفش برداری پر عبد اللہ غزنوی مرحوم کو بھی ناز تھا اور مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میان سنگھ بھی آپ کے خدام سے تھے۔ اور اسوقت بہت سے ایسے اچھے لوگ موجود ہین جو اُن سے انتساب پر فخر کرتے ہین۔

مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے کئی بار مجھسے ذکر کیا کہ وہ جب کوٹھے والے صاحب کی خدمت مین حاضر ہوتے تو صاحب موصوف خلاف عادت انسے بکمال محبت و اکرام پیش آتے۔ مولوی صاحب فرماتے ہین کہ مین دل مین حیران ہوتا تھا کہ اس مین کوئی راز ضرور ہے۔ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی بات نہان کی نہان رہی مگر جب مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت ہوا جب مجھپر کھلا کہ حضرت کوٹھہ والے صاحب اُس نسبت کے سبب سے جو مجھے حضرت مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام سے میسر آنے والی تھی مجھسے پیار کرتے تھے

آج ہم مولوی برہان الدین صاحب کی فراست کو مبارک دیتے ہین کہ اُس نے خطا نہین کی اور مولوی صاحب نے جو کچھ سمجھا تھا درست سمجھا تھا۔

آج ہمارے پاس ایک ثقہ صالح آدمی کی ایسی تسمیہ گواہی پہنچی ہے جو اُمید ہے بہت سے سعیدون کی راہ نمائی اور حضرت امام زمان کی شناخت کا باعث اُن کے لئے ہوگی۔

نیک فطرت ضد و تعصب کی تاریکی سے نجات یافتہ مسلمان اس مین غور کرین خصوصاً وہ لوگ جو زبان سے حضرت کوٹھہ والے صاحب کی بزرگی کا اعتراف کرتے ہین وقت کو غنیمت سمجھین اور اس نعمت سے حصہ لینے مین جلدی کرین جبکی صحت مین ہزارون ہزار صلحاء و اتقیا مثل کوٹھے والے صاحب کے اس جہان سے رخصت ہوئے۔

اور اسے حق کے خلاف مین جلدی کرنے والو اور دنیا کی مین حد سے نکلنے والو ہم تو خدا سے ڈرو۔ اور گواہی پر گواہی کو رد نہ کرتے جاؤ۔ اور اگر تم مین کوئی صلاح و تقویٰ سے کچھ ہے تو ایسی ہی کوئی گواہی تم بھی

اپنے لئے کہین سے لاؤ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ الآیہ۔

عاجز عبد الکریم از قادیان ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء

اور وہ شہادت یہ ہے

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

بخدمت شریف کاشف رموز نہانی واقف علوم ربانی جناب مرزا صاحب مدظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرضداشت اینکہ چونکہ فضیلت پناہ محمد یحییٰ اخوانزادہ صاحب درخدمت شما مشرف شدہ واپس آمد بار ہا بمن اتفاق ملاقاتش افتاد ہر بار کہ ملاقاتش حاصل شدے ذکر جمیل آن جناب وتذکرہ خلق عظیم مولوی نور الدین صاحب بجنابیندے بحکم من احب شیئاً اکثر ذکرہ ہر وقت برزبانش گفتگوئے شما و دیار شما می بود آخر یک روز در اثنا بحث سخن مہدی و عیسیٰ و مجدد درآمد ناگاہ از زبانم برآمد کہ یک روز مرشد ما حضرت صاحب کوٹھہ والا فرمودند کہ مہدی موعود پیدا شدہ ہست مگر ظاہر نشدہ ہست اکنون فضیلت پناہ محمد یحییٰ اخوانزادہ صاحب در پس من شدہ کہ این اخبار بطور گواہی قسمیہ بقلم خود بنویس پس من بحکم آیہ کریمہ ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ ولا نکتم شھادۃ اللہ انا اذاً لمن الاٰثمین۔ والذین لا یشھدون الزور۔ گواہی بجا می دہم کہ پیش از وفات خود حضرت صاحب کوٹھہ والا سال یا دو سال یعنی* در ۱۲۹۴ھ ہجری یا ۱۲۹۳ھ با خواص خویش نشستہ از ہر باب گفتگو از معارف و اسرار میفرمودند ناگاہ سخن مہدی درمیان آمد فرمودند کہ مہدی موعود پیدا شدہ اما ظاہر نشدہ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ این راست و درست گفتہ ام نہ بہوائے نفس ویا غرض دیگر لیکن حضار مجلس این سخن را معقول نہ دانستہ کہ مہدی چہ حیثیت وکجا باشد وکی باشد اگر پرسیدہ شدے امید کہ مفصل بیان کردہ بودے اما مجمل باین الفاظ افغانی یا این عبارت چہ مہدی

پیدا شوی دی او وقت د ظہوری ندی

ترجمہ مہدی موعود پیدا شدہ لیکن ظاہر نشدہ ہست فقط دسنہ وفات حضرت موصوف سلخ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ ہجری ہست ازین عاجز را شوق شرف اندوزی ازآنجناب از حد زیادہ ہست دعا فرمایند کہ اسباب میسر شوند بخدمت شریف مولانا نور الدین صاحب تحیۃ سلام بشوق تمام قبول باد باقی السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم دست لرزان ہست اگر قصور رفتہ معاف فرمایند زیادہ ادب

راقم

حمید اللہ المشہور بملا رصوات

از مقام بھوڑ ضلع ہزارہ علاقہ مانسہرہ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء

رفیق ہند کا

اجرائے ثانی

ہم بڑی خوشی اور مسرت سے اس امر کا اعلان کرتے ہین کہ لاہور کا مشہور و معروف اخبار رفیق ہند جو بعض وجوہات کی وجہ سے بند ہو گیا تھا ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے پھر اشاعت پذیر ہوا ہے۔ رفیق ہند کے لائق ایڈیٹر کی زبردست تحریر اور زور قلم اور ملکی معاملات مین انکی مستند رائے کا عموماً اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس لیے رفیق ہند کے کامیابی مین جہان تک ان اسباب کی رعایت ہو سکتی ہے پوری امید ہے۔ رفیق ہند کا پہلا نمبر ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور ہم نے اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھا ہے اس کے مضامین کی نسبت کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ رفیق ہند کی شستہ اور شائستہ تحریرین ہمیشہ سے پبلک مین وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہین۔ در ہم خدا لگتی بات لکھتے ہین کہ چشتی صاحب کے ذاتی مخالفون نے نہین نہین حاسدون نے بھی عموماً اس کی تعریف کی ہے۔ اور اردو خوان پبلک اس کو وسیع کرکے یون کہو کہ پولیٹکل ریفارم کی خواہشمند دنیا رفیق ہند اور اس کے لائق ایڈیٹر سے خوب واقف ہے اس لئے ہم کو کسی قسم کے جدید انٹروڈیوس کی ضرورت نہین۔ جرنلزم کی فلاسفی چشتی صاحب خوب سمجھے ہوئے ہین اور ان کے وسیع تجربہ نے اس فن مین انکو ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے۔ اور مختلف معاملات مین پڑنے سے اس مین اور بھی وسعت ہو گئی ہے اس لئے اب کے رفیق ہند زیادہ مفید ثابت ہو گا۔

رفیق ہند اردو اخباری دنیا کی وقعت قائم کرنے کا ہمیشہ ایک آلہ سمجھا گیا ہے اور اب بھی امید ہے کہ وہ اخباری حیثیت کو جو اکثر ناواقفون کے ہاتھ مین پڑکر کمزور ہو رہی ہے پھر قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ رفیق ہند کے پہلے نمبر ہی کو اگر غور سے پڑھا جائے تو اس مین کرمی جرنلزم کا جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ ہمارے ہم عصرون کو بہت مفید ہو سکتا ہے ہماری رائے مین اگر رفیق ہند کی ان ہدایتون پر جو انھون نے اپنے دستور العمل کے طریق پر بیان کی ہین ایک اخبار نویس اختیار کرلے اور ہمارے خیال مین کرنا چاہیے تو اس کو ان دقتون اور شکایتون کا موقع نہ ملے جو بعد مین نادہندگان کی تنگ

بیکسی اور مصیبت میں پھنس جانے پر کرنی پڑتی ہیں بہر حال ہمارے خیال میں رفیق ہند ایسے اخبار کی ضرورت تھی اور اشد ضرورت تھی۔ جو چشتی صاحب نے اپنے احباب کی اصرار سے پوری کر دی ہے۔ ہاں ہم کو اتنا اور کہنا ہے کہا جاتا ہے کہ چشتی صاحب دھڑہ بندی اور پارٹی سپرٹ پھیلانے کے ہمیشہ سے خواہشمند ہیں اس امر الزام کو گو بے حقیقت ہی سہی چشتی صاحب نے بھی عوام کے خیالات میں ذکر کیا ہے اس لئے امید ہے کہ وہ جیسا کہ انہوں نے اپنی پچھلی زندگی (یعنی رفیق ہند کی مسدودی اور اجراء حال کا زمانہ) میں ثابت کیا ہے رفیق ہند کو پاپوسر بنا دیں گے اور دکھا دیں گے کہ ان کے وعدے

الگزنڈر سکینڈ امپراف رشیا

کے اس قول کے نیچے کہ عہد نامے توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں نہ آئیں گے۔ بالآخر ہمکو اپنے معزز ناظرین کو اتنا اور کہنا ہے کہ چونکہ رفیق ہند کوئی دینی پرچہ نہیں لہذا دینی معاملات پر بحث کرنا رفیق ہند کے نام اور کام سے دور سمجھا گیا ہے۔

اور باوصفیکہ ہمارے اور چشتی صاحب کے مذہبی معتقدات میں اختلاف رائے ہے تاہم ہم چشتی صاحب کی پولیٹیکل معاملات میں واقفیت کی تعریف کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور وہ تقویٰ اللہ اور خوف الٰہی کو زیر نظر رکھتے ہوئے کام کریں گے۔ ایڈیٹر

مہدی آخر الزمان

ہم اور ہمارے مخالف

نمبر ۲

قابل توجہ گورنمنٹ

عرصہ گذرتا ہے کہ ہم نے اس عنوان سے دو تین مسلسل نمبروں میں اس امر کا اظہار کیا تھا۔ کہ **مہدی** کا نام پولیٹیکل دنیا میں ہمیشہ خطرناک سمجھا گیا ہے اور جب کبھی کسی بزرگ اور دلیر مسلمان نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس بات کا خیال گورنمنٹ کو پیدا ہوا ہے کہ مسلمان اب فتنہ و فساد کریں گے اور دنیا میں ایک شورش عظیم برپا ہوگی۔ چنانچہ ہمیشہ عظیم الشان سلطنتیں ایسے مدعی مہدیوں کو نیست و نابود کرنے کے درپے رہی ہیں۔ چونکہ آج کل **مہدی آخر الزمان** کا اکثر چرچا ہے اس لئے ہمنے اس مبارک اسلامی پیشگوئی کی حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا تھا۔ اور بتلا دیا تھا کہ مسلمانوں کی غلط فہمی نے اس مبارک پیشگوئی کو دھندلا بنا کر پولیٹیکل دنیا میں ایک مبارک اور امن اور سلامتی کے اکلوتے صلح و عدل کے فرشتہ کو ہیبت ناک بلکہ خونریز وجود قرار دیکر مسلمانوں سے گورنمنٹ کو ایک حد تک بدظن کر دیا حالانکہ آنیوالا مہدی یا یہ کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبشر مہدی نہ خطرناک ہو گا نہ اس سے کسی قسم کا اندیشہ بلکہ وہ تو عدل اور انصاف سے دنیا کو بھر دیگا جیسا کہ ہمارے حضرت مہدی موعود جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ نے کیا اور کر رہے ہیں بہر حال اب ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ ان ساری باتوں کو پھر دہرائیں۔ اب صرف چند ایک ضروری باتوں کو خلاصہ کے طور پر بیان کر کے ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ موجودہ مدعی مہدویت نے کیا کیا۔ اور اس کا وجود کیسا مبارک اور سودمند ثابت ہو رہا ہے

مہدی کے متعلق مسلمانوں کی اعتقادی تقسیم

مہدی کے متعلق مسلمانوں کی اعتقادی تقسیم تین طرح ہے **۱** ایک گروہ نے تو سرے سے انکار کیا ہے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو جنمیں مہدی کا ذکر ہے بالکل وضعی اور خلافت حاصل کرنے کے بہانے قرار دیا ہے **۲** دوسرے گروہ نے انکار تو نہیں کیا لیکن اقرار کی بنا کمزور روایتوں پر رکھی ہے **۳** تیسرے گروہ نے اعتراف کیا ہے کہ مہدی کی بشارت صحیح اور یقینی ہے۔ اول الذکر نے احادیث متعلقہ مہدی کی خوب تنقیح کی ہے اور تدریج سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ بنو فاطمہ۔ بنو عباس بنو امیہ اور عبداللہ بن زبیر کے طرفداروں نے اپنے گروہ میں مہدی کے ہونیکی احادیث کو مشتہر کیا تھا بہر حال خواہ کچھ ہی ہو ماننا پڑیگا کہ مسلمان ایک آیندہ آنیوالے امام کے منتظر ضرور تھے اور وہ نہایت شوق سے اسکی راہ تکتے تھے ہم نے ان احادیث اور بنو فاطمہ اور بنو عباس وغیرہ خلافت کے دعویداروں اور خواہشمندوں کے خیالات اور مساعی پر بہت مجموعی نظر کر کے یہ نتیجہ نکال لیا ہے اور ہمارے اس نتیجہ کے تائید اہل اسلام کے اکثر واجب الاحترام بزرگ جیسے ابن ماجہ اور حاکم وغیرہ نے تائید کی ہے کہ دراصل مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے دو جدا نام ہیں باعتبار خدمات اور مناصب کے ورنہ نفس الامر میں وہ ایک ہی شخص ہے نہ دو۔ اور ابن قیم نے اس مسئلہ میں خوب بحث کی ہے کہ جب کہ ابن ماجہ اور حاکم۔ اپنی کتابوں میں اس روایت کو لائے ہیں کہ **لا مھدی الا عیسیٰ** پھر ایسی قوی سندات کے ہوتے ہوئے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اس سے انکار کیا جاوے کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں اور احادیث کے مضامین کو اگر یکجائی نظر سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جداگانہ اماموں کے نام نہیں بلکہ ایک ہی شخص ہے صحیح حدیث کا مضمون ہے کہ مہدی حکم اور عدل ہو کر آئیگا نصاریٰ کے غلبہ و اقتدار کے وقت میں۔ اور لکھا ہے کہ اس کے آنے سے زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جیسے کہ ظلم و فساد سے بھری ہوئی ہوگی۔

اب غور کا مقام ہے یہ جو لکھا ہے کہ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا اور اس وقت زمین ظلم وستم سے بھرپور ہوگی اس سے نادان کوتہ اندیش لوگوں نے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ وہ جنگ کرے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا حالانکہ اس سے کوئی بھی سلیم العقل یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ ہم اس مضمون کو حضرت اقدس امام زمان جناب مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے کلام سے لکھتے ہیں تاکہ عام مسلمانوں کو ایک طرف اور گورنمنٹ کو دوسری طرف معلوم ہو کہ حقیقت کس کے ساتھ ہے اور کون ہے جو صلحکاری اور امن کا تحفہ لیکر آیا ہے اور گورنمنٹ اگر غور سے کام لیگی تو اسے معلوم ہو جاوے گا کہ اس مدعی مہدویت نے کتنی بڑی خطرناک غلطی کو عوام الناس کے خیال سے دور کرکے ہمیشہ کے لئے کامیابی حاصل کی ہے۔

حضرت اقدس نے ایک موقع پر فرمایا کہ یہ جو فرمایا کہ آثار مہدی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی گورنمنٹ ظالم طبع ہوگی نہیں نہیں ظلم کے معنے ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں کہ کیا ہیں قرآن کریم میں ظلم کا اطلاق تین طرح پر ہوا ہے۔ اوّلاً وہ لوگ ظالم ہیں جو خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر شرک کے پنجہ میں گرفتار ہیں جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ ثانیاً۔ وہ لوگ ظالم ہیں جو انبیاء علیہم السلام کا انکار کرتے ہیں اور تکذیب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کہا وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِينَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ جھٹلاتے ہیں ثالثاً وہ لوگ ظالم ہیں جو حقوق العباد کو تلف کرتے یا غصب کرتے ہیں اس کی بہت ہی صورتیں ہیں کوئی کسی کی آبرو کے حقوق اور کسی کی جان اور مال کے متعلق حقوق کو تلف کرتا ہے۔

غرض ظلم سے یہ تینوں قسمیں مراد ہیں اور کوئی چوتھی قسم ظلم کی آجتک پیدا نہیں ہوئی پس اس حدیث نے گویا آنیوالے مہدی یا عیسیٰ موعود کا نشان یہ قرار دیا ہے کہ خدا پرستی اُٹھ جائیگی اور شرک کثرت سے پھیل جائے گا اب دیکھو عیسائی الگ تثلیث پرستی اور صلیب پرستی کے لئے مال و زر پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور انتھک کوششیں کر رہے ہیں توحید پرست مسلمانوں میں قسم قسم کے شرک پیدا ہوگئے حضرت مسیح کو حی و قیوم قرار دیا اور اُن کے طیور کو خلق اللہ وغیرہ مانا اور بہت سی باریک باریک قسمیں شرک کی اُنمیں رایج ہیں انبیاء کی تکذیب کی حد نہیں رہی خود مسلمانوں کے گھر میں نیچری لوگوں نے الہام اور وحی سے انکار کیا معجزات پر ہنسی اُڑائی گویا لوازمات اور اصول نبوت سے انکار کر دیا برہمو ازم کثرت سے اپنے مشن کو پھیلا رہا ہے۔ آریہ لوگ جو تکذیب الرسل پر مُنہ کھولے ہوئے ہیں عیسائیوں نے تو حد ہی کر دی۔ غرض یہ دوسری قسم بھی کثرت سے پھیل رہی ہے۔ اور تیسری قسم کا تو کیا ہی کہنا ہے جیلخانوں کی رپورٹوں سے پتہ لگ سکتا ہے کہ زنا بالجبر۔ خون ناحق سرقہ بالجبر وغیرہ کس قدر اتلاف حقوق ہو رہا ہے اور ان چھپی ہوئی بدکاریوں اور سیہ کاریوں کو علیحدہ رکھو غرض جب کہ ظلم کے یہ معنے ہیں اور اس کے سوا اور کوئی معنے نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ [illegible] اگر اس ظلم سے دنیا کو نجات دیگا اور عدل اور انصاف سے بھر دے قسط اور عدل کا لفظ صاف بتلا رہا ہے کہ وہ ترازو کی زبان کی مانند ہوگا۔ یا حضرت مسیح کے الفاظ میں یہ تعبیر یوں کہو قیصر کا قیصر کو دے گا اور خدا کا خدا کو؟

اب ضروری ہوا کہ ہم حضرت اقدس مہدی موعود کی تعلیم اور رفتار زندگی سے اس امر کو ثابت کریں کہ اُس نے اس ظلم کو عدل اور انصاف سے بدل دینے میں کیا کوشش کی اور کہاں تک کامیاب ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ مضامین کا گورنمنٹ اور مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہوگا خدا تعالیٰ ہمدی مدد کرے اور ہمارے سینہ کو کھولدے تاکہ ہم بہت صفائی سے اسکو بیان کرسکیں

آمین

باقی انشاء اللہ تعالیٰ پانچوین نمبر میں۔

فہرست چندہ مکان صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب

جماعت لاہور ۴۲ ۱۰

مولوی وزیر الدین صاحب سرہند ۱۴ ۱۵

مرزا خدابخش صاحب ۶ ۷

ڈاکٹر رشید الدین خانصاحب ۶

نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر وغیرہ ۸

جن صاحبوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی امید ہے کہ اب وہ توجہ کریں گے مکان کی تعمیر شروع ہو۔

رویا صالحہ

اس نام کی ایک مختصر سی کتاب حضرۃ اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں منشی محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی نے لکھی ہے۔ کتاب کا مضمون اس نام سے ظاہر ہے۔ مسیح علیہ السلام کے نزول ثانی فتن دجال وغیرہ امور کے متعلق لطیف بحث کی گئی ہے جو صاحب بغرض تقسیم کرنیکے لئے خرید کریں گے انکو فی روپیہ گیارہ کتابیں دیجاویںگی ورنہ عام قیمت فی جلد ۲؍ علاوہ محصولڈاک اور اگر کوئی مجلد لے تو ۳؍ تمام درخواستیں محمد امین مالک مطبع خورشید اسلام دہلی کے نام ہوں۔ مطبع خورشید اسلام میں ہر قسم کا کام چھپائی کا صفائی اور ارزانی سے ہوتا ہے

ضروری یادداشت

جو صاحب پیشگی یا عند الطلب قیمت اخبار دینے کو طیار نہیں ہیں وہ آیندہ درخواست نہ بھیجیں اور موجودہ خریداروں میں سے بھی جو صاحب آیندہ کے لئے اس بات پر طیار نہیں ہیں وہ مطلع فرما کر اخبار بند کردیں۔ مینیجر الحکم

جلسۃ الوداع

ہم اشتہار لا انصار میں لکھ چکے ہیں کہ ہماری جماعت میں سے تین آدمی اس کام کے لئے منتخب کئے جائینگے کہ وہ نصیبین اور اس کی نواح میں جائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار اس ملک میں تلاش کریں - اب حال یہ ہے کہ خدا کے فضل سے سفر کے خرچ کا امر قریباً انتظام پذیر ہو چکا ہے صرف ایک شخص کی زادِ راہ کا انتظام باقی ہے یعنی اخویم مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ایک آدمی کے لئے ایک طرف کا خرچ دیدیا ہے اور اخویم منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپورہ نے باوجود قلت سرمایہ کے ۱۲۵ روپیہ دئے ہیں اور میاں جمال الدین کشمیری ساکن سیکھواں ضلع گورداسپورہ اور ان کے دو برادر حقیقی میاں امام الدین اور میاں خیر الدین نے عہ ۵ روپیہ دئے ہیں - ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی ایسا ہی مرزا خدا بخش صاحب نے بھی اس سفر خرچ کے لئے پچاس روپیہ چندہ دیا ہے خدا تعالیٰ سب کو اجر بخشے - آج ۱۰ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو قرعہ اندازی کے ذریعہ سے وہ دو شخص تجویز کئے گئے ہیں جو مرزا خدا بخش صاحب کے ساتھ نصیبین کی طرف جائیں گے - اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان عزیزوں کی روانگی کے لئے ایک مختصر سا جلسہ کیا جائے کیونکہ یہ عزیز دوست ایمانی صدق سے تمام اہل و عیال کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کرکے اور وطن کی محبت کو خیر باد کہہ کر دور دراز ملکوں میں جائیں گے اور سمندر کو چیرتے ہوئے اور جنگلوں اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے نصیبین یا اس سے آگے بھی سیر کریں گے اور کربلا معلی کی بھی زیارت کریں گے اس لئے یہ تینوں عزیز قابل قدر اور تعظیم ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے لئے ایک بڑا تحفہ لائیں گے۔

آسمان ان کے سفر سے خوشی کرتا ہے کہ محض خدا کے لئے قوموں کو شرک سے چھڑانے کے لئے یہ تین عزیز ایک منجی کی صورت پر اٹھے ہیں اس لئے لازم ہے کہ ان کے وداع کے لئے ایک مختصر سا جلسہ قادیان میں ہو اور انکی خیر و عافیت اور ان کے متعلقین کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کی جائیں لہٰذا یہ جلسہ کی تاریخ ۱۲ر نومبر ۱۸۹۹ء مقرر کرکے قرین مصلحت سمجھا ہے کہ ان تمام خالص دوستوں کو اطلاع بخشے لئے اس سے بڑھکر کوئی عید نہیں کہ جس کام کے لئے وہ اس سردی کے ایام میں اپنے اپنے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اور اپنے عیال اور دوستوں سے علیحدہ ہوکر جاتے ہیں اس مراد کو حاصل کرکے واپس آویں اور فتح کے نقارے انکے ساتھ ہوں - میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر خدا جس نے اس کام کے لئے مجھے بھیجا ہے ان عزیزوں کو فضل اور عافیت سے منزل مقصود تک پہنچا اور پھر بخیر و خوبی فائز المرام واپس لا ئیں - آمین ثم آمین اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے وہ عزیز دوست جو دین کے لئے اپنی تئیں وقف کر چکے ہیں حتی الوسع فرصت نکالکر اس جلسہ وداع پر حاضر ہوں گے اور اپنے ان مسافر عزیزوں کے لئے ضرور دعا کریں گے ۔ والسلام ۱۰ر اکتوبر ۱۸۹۹ء

نظم

خبر تا از خدا آن یار فرماوے طلبیم
بروردوست نشینیم وکشاوے طلبیم
دیرگاہے ہست کہ بینیم زمین پر زفساد
بہ کہ با دوست دعا صدق وسداوے طلبیم

رقمہ

مرزا غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپورہ ملک پنجاب:

(۲) اشتہار

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے شروع ہوکر ۶- نومبر ۱۸۹۹ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرایط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ چار سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لیوے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہوں گے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی یکم - دوم - سوم - نومبر ۱۸۹۹ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہ کر وزن کیا جاویگا اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو محصول فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مالک سے لیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاوے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول یابی قیمت کے رہے گی۔

المشتہر

مسٹر جے۔ جی۔ السپ

صاحب بہادر سکرٹری

میونسپل کمیٹی امرتسر

۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا